ڈاکٹر عامرہ توصیف
صدر شعبہ جرمن زبان،
نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد

صنفِ ادب کی حیثیت سے "فیری ٹیل" کا مقام اردو اور یورپی ادب کے تقابلی تناظر میں

Dr Amira Tausif
Head, German Department,
National University of Modern Languages, Islamabad.

Fairy Tale In Comparative Perspective

A study of its status in European and Urdu literature

This study highlights the special place of fairytales as a distinct genre of narrative literature. It discusses their historical origin, gives an account of different defining attempts of this genre, and describes their distinguishing features in terms of their nature, form, plot, overall contents, characters and motives with reference to the European Literature. In a comparative perspective this study primarily aims at not only introducing Folklore as a new field of research to the Pakistani folklorists, but also at pointing out the negligence on part of the Urdu critics and folklorists for this genre, which has not only led to the non-availability of any mentionable collection of the Urdu-fairytales, but also to frequent and imprecise use of vague and undefined Urdu terminologies as each other's replacement while referring to the narratives of folkloric origin. The study tries to determine the most appropriate equivalent Urdu-term for fairytale in view of its distinguishing marks determined by the European researchers.

۱۔ تعارف:

فیری ٹیل میں پوشیدہ ناقابل تردید تفریحی پہلو کے ساتھ ساتھ انہیں لوک ورثے کے ایک اہم جز کی حیثیت سے بھی اپنا مخصوص مقام حاصل ہے۔ آجکل محقق اور ماہرین لوک ورثہ انہیں ایسی دستاویز کا درجہ دیتے ہیں جو قوموں کی

دانشورانہ، سماجی اور تاریخی زندگی کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرتی ہیں۔ یہ ایک خاص گروہ، نسل، معاشرے یا قوم کے مخصوص اوصاف اور رویوں کی عکاس ہوتی ہیں جو ان کے رسم و رواج، روایات، اندازِ فکر اور امنگوں میں واضح طور پر جھلکتے ہیں۔ فیری ٹیلز ایک مخصوص گروہ کے اراکین میں ثقافتی اور دیگر اثرات کی وجہ سے پیدا ہونے والی خصلتوں اور رجحانات کو بڑی خوش اسلوبی سے اپنے کرداروں، سرگرمیوں اور موضوعات کی صورت میں پیش کرتی ہیں۔

علاوہ ازیں فیری ٹیلز اپنی علامتی زبان کا سہارا لیتے ہوئے ہمیں ہماری اندرونی جذباتی و روحانی زندگی میں جھانکنے، اس سے روشناس ہونے اور اسے شناخت کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ جب بچہ فیری ٹیل سنتا ہے تو وہ لاشعوری طور پر اپنی مثبت اور منفی جبلتوں کو نہ صرف پہچان پاتا ہے بلکہ ان کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے زندگی میں آگے بڑھنا سیکھتا ہے۔

فیری ٹیلز بچوں کے لیے انکے بہت سے خوفوں پر قابو پانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں اور انھیں بہت سے ایسے مسائل پر غلبہ پانے کے قابل بناتی ہیں جن سے وہ اپنے بچپن اور سنِ بلوغت میں نبرد آزما ہوتے ہیں۔ فیری ٹیل انھیں معاشرے کا مفید فرد بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور ایک غیر محسوس انداز میں انکی جذباتی و روحانی تربیت کرتی ہیں اور اپنے سامع اور قاری کی شخصیت میں نکھار پیدا کرتی ہیں۔

انسانی نفسیات پر فیری ٹیل کے ناقابل تردید اہم اثرات نے اسے نہ صرف لوک ورثہ، علم نسلیات اور ادب کے شعبوں میں اہم موضوعِ تحقیق بنا دیا ہے بلکہ اس کو نفسیات، خاص کر بچوں کی نفسیات اور تحلیل نفسی/ نفسی تجزیہ جیسے شعبوں میں کی جانے والی تحقیقات میں بھی ایک معقول جگہ دلا دی ہے۔

علم نفسیات فیری ٹیلز کو ذہنی سرگرمیوں کے اظہار کے پیرائے میں دیکھتا ہے اور سننے اور/یا پڑھنے والے پر اس کے اثرات کے بارے میں اٹھنے والے سوالات کے جوابات ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے۔

علم نسلیات اس وضاحت میں دلچسپی رکھتا ہے کہ کسی خاص ذہنی سرگرمی کا ایک خاص نسلی یا جغرافیائی گروہ کی زندگیوں میں کیا کردار رہا ہے۔ لوک ورثہ اور اس کے ماہرین مذکورہ بالا پہلوؤں سے قطع نظر فیری ٹیلز کا مطالعہ ایک ثقافتی اور دانشورانہ تاریخی دستاویز کی حیثیت سے کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور سماجی اور گروہی زندگی میں ان کے کردار کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یورپی ادب میں فیری ٹیلز کو ایک علیحدہ صنفِ ادب تصور کیا جاتا ہے اور اسی حیثیت میں اس کے مطالعہ کے دوران محققین، دانشور اور ناقدین اس نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اصل میں وہ کیا نمایاں اوصاف و خواص ہیں جو ایک کہانی کو فیری ٹیل بناتے ہیں اور اسے دوسری کہانیوں سے ممیّز کرتے ہیں۔ ادبی حوالے سے فیری ٹیلز کی تحقیق صنفِ ادب کی حیثیت سے انکی منفرد نوعیت، ترکیب و ترتیب کے جاننے میں دلچسپی رکھتی ہے۔ لوک ورثہ کی طرح ادب بھی ان سینہ بہ سینہ چلنے والی روایات کی ابتداء/ آغاز کی تاریخ، انکی اقسام اور منفرد اوصاف کے تعین میں دلچسپی رکھتا ہے۔

کیونکہ زیرِ نظر مطالعہ کے بنیادی مقاصد میں سے ایک انگریزی اصطلاح ۔ فیری ٹیل۔ سے بحیثیت مفہوم مماثلت اور مطابقت رکھنے والی موزوں اردو اصطلاح کی کھوج ہے اسلیے فیری ٹیل کا لفظ اسکے صحیح اردو ترجمہ کی واضع دلیل مل جانے تک سائنسی تحقیق کے تقاضوں کے عین مطابق جوں کا توں استعمال کیا گیا ہے۔

۲ ۔ تحقیقی دائرہ کار، مندرجاتِ تحقیق اور تحقیقی اہداف و مقاصد:

جہاں ایک طرف علم نفسیات اس کھوج میں سرگرداں رہتا ہے کہ انسانی ذہن وفطرت کی وہ کیا ضرورتیں اور امنگیں ہیں جو فیری ٹیل میں ظہور پذیر استعارات اور عکائس میں جھلکتی دکھائی دیتی ہیں (۱) وہیں دوسری طرف علمِ نسلیات ان استعارات اور عکائس کے کردار اور ان کے فعلی طریقہ کار میں دلچسپی رکھتے ہوئے ان کی بیالوجی کا مطالعہ کرتا ہے (۲) لوک ورثہ انہیں انمول تاریخی گواہیوں کا امین گردانتا ہے جو مخصوص گروہوں کی سماجی اور ثقافتی زندگی کی عکاسی کرتی ہیں (۳)۔ ایک ادبی مطالعہ یا تحقیق کا جھکاؤ ان کہانیوں کی ترکیب، انکے مواد، انکے کرداروں، انکے موضوعات وغیرہ کہ ایسے تجزیہ کی جانب ہوتا ہے جو ادب میں ان کے مقام کا تعین کرسکیں (۴)۔ یہ زیرِ غور تحقیق نہ علم نسلیات، نہ علم نفسیات، نہ علم تحلیل نفسی اور نہ ہی لوک ورثہ کے تناظر میں کی گئی ہے بلکہ یہ خالصتاً شعبہ ادب کے دائرہ دسترس کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔ اور یہ مقالہ فیری ٹیل کا ایک علیحدہ صنفِ ادب کی حیثیت سے مختصر مگر جامع تعارف اور یورپی ادب کے تناظر میں تحریر کیے جانے والے اور ایک لمبے عرصے تک محض سینہ بہ سینہ ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہونے والے ادب (Oral/narrative literature) میں فرق کو اُن حوالوں سے مختصراً متعارف کرواتا ہے جن سے اردو ادب ابھی تک روشناس نہیں ہو پایا۔ یورپی ادب فیری ٹیل کو دراصل ادب کی وہ قسم قرار دیتا ہے جو خالصتاً (Oral/narrative literature) کے زمرے میں آتی ہے۔ یہ تحقیق اس مخصوص قسم ہائے ادب کے لئے (جو ابتدائی طور پر کئی نسلوں تک محض سینہ بہ سینہ منتقل ہوا) "بیانیہ ادب" کی اصطلاح کو تجویز کرتی ہے اور اسکے استعمال کو ترجیح دیتے ہوئے اسے "تحریری ادب" کے زمرے سے خارج تصور کرتی ہے اور ان تفرقات کو اجاگر کرنے کی سعی ہے جو ادب کی ان دونوں اقسام کو خصوصاً اس زیرِ غور تحقیق میں صرف فیری ٹیل کے حوالے سے ایک دوسرے سے متمیز کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ یہ مقالہ فیری ٹیل کی مختلف اقسام کا خلاصہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ انکی جامع تعریف مرتب کئے جانے کے لیے یورپی ادب اور ادیبوں کی کاوشوں کا خلاصہ بھی پیش کرتا ہے۔ جس میں فیری ٹیل کے مخصوص مگر متنازعہ ومتفرق وضاحتی علاماتی / موضوعاتی، لسانی، استعاراتی، کرداری اور ترکیبی اوصاف وخوائص اسکی ادبی نوعیت وساخت کو اجاگر کرکے اسکا دوسری اقسام ہائے ادب سے عموماً اور بیانیہ ادب کی دوسری اقسام (مثلاً لوک داستان، منظوم لوک داستانیں) سے خصوصاً فرق واضح کیا گیا ہے۔

یہ تحقیق فیری ٹیل کے حوالے سے اردو ادب میں کیے گئے کام، اسکے موضوعات، اسکے لئے موضوع اصطلاح اور اردو ادب میں بیانیہ ادب کی مختلف اقسام کے لئے پائے جانے والے اصطلاحی اور تعریفی ابہام کو زیرِ بحث لاتے ہوئے اس شعبہ میں تحقیق کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتی ہے اور اس حوالے سے اٹھنے والے سوالات کے جوابات ڈھونڈنے کی سعی ہے: اردو میں کونسی اصطلاح درحقیقت یورپی اصطلاح فیری ٹیل سے مطابقت رکھتی ہے اور اردو میں اس کی موضوع ترین مساوی ومتبادل اصلاح کا درجہ رکھتی ہے؟ آیا اردو میں ایسی کوئی اصطلاح موجود ہے؟ یا اردو ادب کو ایک ایسی نئی اصطلاح ڈھونڈنے کی یا اختراع کرنے کی ضرورت ہے جسے تقابلی تناظر میں فیری ٹیل کے زیادہ تر تعارفی خواص کو مدنظر رکھتے ہوئے موزوں ترین متبادل کے طور پر پیش کیا جاسکے؟

۳۔ تحقیقی طریقہ کار

چونکہ یہ تحقیق ایک تقابلی جائزہ ہے لہٰذا تحقیقی طریقہ کار کے طور پر Comparison and Deduction یعنی تقابل کے ذریعے نتیجہ اخذ کرنے کے طریقے کے استعمال پر انحصار کیا گیا ہے۔ اردو اور یورپی زبان وادب میں فیری ٹیلز کا

پایا جانا فیری ٹیلز کو اس تقابلی جائزہ میں ایک ایسی مشترکہ صفت بناتا ہے جس کا آپس میں موازنہ کیا جا سکے۔ لہٰذا فیری ٹیل اس تحقیق کا Tercium Comparationis ہے، یعنی لائق موازنہ مشترکہ صفت، یا قابل موازنہ مشترکہ نقطہ تقابل۔

۴۔ بیانیہ ادب اور فیری ٹیل (Oral/ narrative literature):

فیری ٹیلز آغاز میں زبانی سنائی جانے والی نثری قصے کہانیاں تھیں اور یورپی ادب انہیں مصنوعی فنی کہانیاں یعنی "Art Fairy Tales" اور ادبی کہانیاں یعنی Literary Fairy Tales کے مقابلے میں ایک منفرد صنفِ ادب گردانتا ہے۔ "Art Fairy Tales" اور "Literary Fairy Tales" کسی مصنف کی تحریر کردہ ہوتی ہیں اور ان کی عبارت پختہ ہوتی ہے (۵) لیکن فیری ٹیلز کے بارے میں معاملہ کچھ یوں ہے کہ ان کے جمع کیے جانے اور تحریری صورت میں محفوظ کیے جانے سے پہلے ان کی اصل عبارتیں شعوری کوشش کے نتیجہ میں لکھی گئی کہانیوں کی مانند نا قابل تبدیل نہ تھیں اور ایک ہی کہانی کا بیان متفرق عبارات میں عوام الناس میں گردش کرتا تھا۔

فیری ٹیل کی زبان اور بناوٹ/ ترکیب سادہ ہوتی ہے۔ اتنی سادہ کے ایک ننھا بچہ کو بھی اسے سمجھنے اور یہ تصور کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی کہ کہانی اس تک کیا بات پہنچانا چاہتی ہے۔ ماضی میں روایتی کہانیاں صرف تفریحی مقاصد کے لئے نہیں سنائی جاتی تھیں بلکہ ان کی مدد سے افراد کو لاشعوری طور پر معاشرے کے کارآمد اراکین بننے کی ترغیب و تربیت دی جاتی تھی۔

یہ امر خارج از امکان نہیں کہ زبانی ادب کا کچھ حصہ تحریری صورت میں اشاعت یا بغیر اشاعت بھی موجود ہو، لیکن بیانیہ روایتی ادب کا یہ مختصر سا تحریری صورت میں موجود حصہ جزوی اہمیت کا حامل ہے۔ عمومی طور پر بیانیہ روایتی ادب کی جڑیں درحقیقت لوگوں کے شعور میں ہوتی ہیں اور یہ ایک خاص گروہ کے ہر ایک رکن کے احساسات کی غماز ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بیانیہ روایتی ادب کو کسی خاص لسانی، جغرافیائی، مذہبی گروہ کا مشترکہ اثاثہ سمجھا جاتا ہے۔

۵۔ یورپی ادب میں فیری ٹیل کی قسم بندی

فوک ٹیل کی اصطلاح اپنے وسیع تر مفہوم کے باعث نہ صرف ایسی خاص قسم کی کہانیوں کا احاطہ کرتی ہے جنہیں یورپی ادب فیری ٹیل کے نام سے منسوب کرتا ہے بلکہ ایسے دوسرے قصے کہانیوں کو بھی اپنے مفہوم میں سمو لیتی ہے جو بظاہر Fairy Tales سے مماثلت تو رکھتی ہیں لیکن درحقیقت فیری ٹیل کے زمرہ میں نہیں آتیں۔ لوک ریت کے ماہرین نے مختلف قسم کے معیاروں کو مدنظر رکھتے ہوئے Folktales کی قسم بندی کی کوششیں کی ہیں۔

فن لینڈ کے ماہرِ لوک ورثہ، اور تاریخی اور جغرافیائی پس منظر میں لوک ریتی تقابلی جائزہ جیسے نئے مطالعاتی شعبہ کی بنیاد رکھنے والے Antti A. Aarne (1867-1925)(۱۰) نے فوک ٹیل کی بنیادی شکل و ساخت (morphology) کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی قسم بندی کی۔ اس نے اپنے تحقیقی کام --"Verzeichnis der Marchentypen"-- جو 1910ء میں شائع ہوا فوک ٹیل کی قسم بندی کرتے ہوئے اپنی توجہ فوک ٹیل کے کرداروں کی افعال اور سرگرمیوں پر مرکوز نہیں کی، بلکہ ان کہانیوں کی ظاہری تشکیل اور اندرونی ساخت و ترکیب نے اس قسم بندی میں کسوٹی کا کردار ادا کیا۔

اس تحقیقی کام کا بعد ازاں ترجمہ کیا گیا اور Slith Thompson نے پہلے 1928ء اور پھر 1961ء میں اس

پر نظر ثانی کے بعد اسے دوبارہ لکھا۔ Aarne-Thompson کی فیری ٹیل کی قسم بندی کے حوالے سے مرتب کردہ فہرست "AT-Taletype-Index"، "AT-Catalog"، "AT-Classification-System"، "AT-System"(۶) کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس میں مختلف اقسام کی فوک ٹیلز کو شامل کیا گیا ہے۔

زیرِ نظر مطالعہ (AT-odering-system) یعنی AT۔ ترتیبی نظام سے جڑا رہنے کو ترجیح دیتا ہے جس میں بار بار ایک ہی قسم کے پلاٹ کا ان لوک ریت سے جڑی کہانیوں کے ساخت میں نظر آنا قسم بندی کے لئے بنیادی کسوٹی مانا کیا گیا ہے۔ AT-Taletype-index کے اس بنیادی معیارِ قسم بندی کی معاونت سے اس تحقیق کے منشا و مقاصد کی وضاحت اور حصول میں مدد مل سکتی ہے کیونکہ ایک منفرد و متمیز کرنے والی، وسیع پیمانے پر قابلِ شناخت اور قابلِ فہم خا صیت کے تعارف سے، یعنی ایک ہی نمونہ کے پلاٹ کا کئی کہانیوں میں پایا جانا، مختلف قسم کی کہانیوں کی صنف ادب کی حیثیت سے علیحدہ علیحدہ گروہ بندی کو سمجھنا آسان ہوگا، اور زیرِ بحث صنف کی پہچان اردو ادب کے حوالے سے نہ صر ف آسان ہو سکے گی بلکہ لوک ریت کی اس قسم کی دوسری قسموں سے تفریق بھی ممکن ہوگی جو کہ تا حال ابہام و الجھاؤ کا شکار ہے۔ AT کی فہرست فوک ٹیلز (لوک کہانیوں) کو تین بڑے گروپوں میں تقسیم کرتی ہے۔ فوک ٹیلز کی درج ذیل تین بنیا دی اقسام ہیں:

۱۔ جانوروں کی کہانیاں (Animal Tales) ۲۔ ایسی کہانیاں جن میں حقیقتاً پریوں کا ذکر ہو (Actual/ Real Fairy Tales) ۳۔ مزاحیہ قصے (کسی شخص کی روایتی سوانح حیات) (Farce/farcial tales- Joke - Ancedote)

(۵.۱) جانوروں کی کہانیاں:

جانوروں کی کہانیاں مزید 6 گروپوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔

a۔ جنگلی جانوروں والی فیری ٹیلز (ایسی کہانیاں جن میں جنگلی جانور موجود/ ظاہر/ نمودار ہوتے ہیں اور کہانی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں)۔ b۔ جنگلی اور گھریلو جانوروں والی فیری ٹیلز (ایسی کہانیاں جن میں دونوں طرح کے جانور موجود ہوتے ہیں)۔ c۔ جنگلی جانوروں اور انسانوں والی فیری ٹیلز۔ d۔ گھریلو/ پالتو جانوروں والی فیری ٹیلز۔ e۔ پرندوں والی فیری ٹیلز۔ f۔ مچھلی، دوسرے جانوروں اور اشیاء والی فیری ٹیلز۔

(۵.۲) حقیقی/اصلی فیری ٹیلز:

حقیقی فیری ٹیلز مزید 4 بڑے گروپوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔

a۔ جادو، عجوبوں اور انوکھے واقعات و کرداروں کی کہانیاں۔ b۔ افسانوی قسم کی روایتی قصے کہانیاں (Legendary type of stories) (a)۔ c۔ رومانوی کہانیاں یا احمقوں، دیوں، بھوتوں اور چڑیلوں کی کہا نیاں جو فیری ٹیلز کے مقابلے میں (b) myth، (c) fable اور (d) saga (۷) سے زیادہ قریب ہوتی ہیں۔ d۔ من گھڑت، فرضی جگہوں یا علاقوں کی کہانیاں (کوہ کاف کی کہانیاں)

(۵.۲.۱) جادو، عجوبوں کی انوکھی کہانیاں:

حقیقی/اصلی فیری ٹیلز کے گروپ میں جادو اور عجوبوں کی انوکھی کہانیاں مرکزی اہمیت کی حامل ہیں۔ زیرِ بحث

گروپ فیری ٹیل گروپ کا ذیلی گروپ ہے جبکہ فیری ٹیل گروپ ازخود فوک ٹیل گروپ کا ذیلی حصہ ہے۔ فیری ٹیل کے اس مذکورہ بالا ذیلی گروپ کو تقسیم در تقسیم کے اس عمل سے گزارتے ہوئے کہانیوں کو مندرجہ ذیل مزید اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

a۔ موفوق الفطرت حریفوں کی کہانیاں۔ b۔ موفوق الفطرت یا جادو زدہ رشتہ داروں/عزیزوں کی کہانیاں۔ c۔ موفوق الفطرت مہمات اور کارروائیوں کی کہانیاں۔d۔ موفوق الفطرت مددگاروں اور غیبی اعانت وتعاون کی کہانیاں۔e۔ جادوئی چیزوں کی کہانیاں۔ f۔ موفوق الفطرت قوتوں، غیبی شعور وآگاہی یا انوکھی صلاحیتوں کی کہانیاں۔g۔ دوسری موفوق الفطرت موضوعات کی کہانیاں

(۵.۲.۲) افسانوی قسم کے قصے(Legendary type of tales):

حقیقی/اصلی فیری ٹیلز کا یہ ذیلی گروپ مزید 5 ذیلی گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

a۔ خدا کی عنایت اور قہر کے قصے۔ b۔ سچ کا روزِ روشن کی طرح عیاں ہونا۔ c۔ انسان کا معرفت کے قصّے۔ d۔ انسان کا شیطان کے جال میں پھنسنا۔ e۔ دوسرے مذہبی تصورات وخیالات کی حامل کہانیاں۔

(۵.۲.۳) رومانوی کہانیاں:

رومانوی کہانیوں کا ذیلی گروپ مندرجہ یل تصورات، موضوعات، خاص فارمولا/روایتی/وضع پلاٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید ذیلی گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

a۔ عام عورت کی شہزادے سے شادی۔ b۔ عام آدمی کی شہزادی سے شادی۔ c۔ ایمانداری اخلاص اور معصومیت کا ثابت ہونا۔ d۔ ایک بدمزاج ضدی بیوی کا فرمانبردار ہونا۔ e۔نصیحت کو مان کر مشکل سے نجات پانا اور نہ مان کر مشکل میں پھنسنا۔ f۔عقلمندانہ قول وفعل سے خوشحالی اور خوش قسمتی حاصل ہونا۔g۔قسمت کا زندگی میں عمل ودخل۔ h۔چور، ڈاکو اور قاتلوں کی سرگرمیاں۔

ان روایتی کہانیوں میں سے زیادہ تر کو ایک مختصر ناول قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو وصف ان روایتی کہانیوں (فیری ٹیلز) کو؛ الگ پہچان دیتا ہے۔ وہ انکی مخصوص وضع پلاٹ (Plot Pattern)، انکے کردار جیسا کہ بادشاہ ملکائیں، شہزادے، شہزادیاں، اوران کا اندازِ بیان ہے جو سننے والے یا پڑھنے والے کو حقیقی دنیا/زندگی سے بہت دور لے جاتا ہے۔

(۵.۲.۴) فرضی/من گھڑت جگہوں کی (فیری ٹیلز) کہانیاں:

حقیقی فیری ٹیلز کا ایک ذیلی گروپ فرضی جگہوں کی کہانیوں پر مشتمل ہے۔ دور جدید کی انگلش کہانی "land of cuckoo" ایک فرضی جگہ بارے میں ہے۔ یہ کہانی اٹلی زبان میں "Paese delia cuecugna" کے نام سے مشہور ہے اور جرمن میں "Das Seklarafendand" کے نام سے جانی جاتی ہے۔ایسی کہانیاں ایک تصوراتی علاقہ کے بارے میں ہوتی ہیں۔ جہاں ہر جگہ چین و سکھ، عیش ونشاط کا دور دورہ ہوتا ہے۔ جہاں زندگی حقیقی دنیا کی تمام روکاوٹوں، حد بندیوں اور پابندیوں سے آزاد ہوتی ہے۔ جہاں کاہلی اور کام چوری ہر کسی کا پیشہ ہوتا ہے اور اشیاء ضرور کی فراوانی ہوتی ہے۔

(۵.۳) مزاحیہ قصےاور کسی شخص کی سوانح:

فوک ٹیلز کی تیسری قسم کو Farce (مزاحیہ قصے، کسی شخص کی سوانح حیات) کہا جاتا ہے۔فوک ٹیلز کے اس گروپ میں نہ صرف مزاحیہ قصے شامل ہیں بلکہ کسی بھی شخص کی زندگی کے بارے میں کہانیاں بھی شامل ہیں۔اسکے کردار مئونث بھی ہو سکتے ہیں اور مذکر بھی ان کہانیوں میں مضحک خیز خیالات وواقعات کو بیان کرتی ہیں۔ان میں پیش کیے جانے والے واقعات وحالات عام روزمرہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کہانیوں میں جانے مانے مشہور ادبی مگر گڑھے کیئے کردار بھی مرکزی کردار کی حیثیت سے پیش کیے جاتے ہیں۔شیخ چلی ایسی کہانیوں کی بہترین مثال ہے۔

۶۔ فیری ٹیلز کی تعریف کی مختلف کوششیں:

اس صنف ادب کو دوسری اصناف سے ممتاز کرنے والے اوصاف ایک لمبے عرصہ تک متنازعہ رہے ہیں۔جہاں لوک ورثہ کے بہت سے ماہرین نے فیری ٹیلز کی منفرد ومخصوص خصوصیات ایک خاص تناظر میں پیش کرنے کی کوشش کی وہیں دوسرے ان کی ایک جامع تعریف مرتب کرنے کی تمنا میں سرگرداں رہے۔جسکی وجہ سے اولذکر دوسروں سے متفق نہ ہو پائے۔

Herder اور Brother Grimm کے زمانے سے فیری ٹیلز کو ایسی کہانی سمجھا جاتا ہے جس میں حیران کن عناصر خاص طور پر جن کا تعلق جادوئی دنیا سے ہو پائے جاتے ہوں: تعجب سے بھری حیرت انگیز کہانی جس میں حقیقی زندگی کے قوائد وضوابط لاگو نہ ہوتے ہوں اور جو حقیقی دنیا میں پائی جانے والی پابندیوں اور روکاوٹوں سے آزاد ہو۔ایسی کہانی جس کے اختتام میں کم یا زیادہ، بہر حال تفریح کا پہلو واضح ہو، چاہے وہ قابل یقیں ہو یا نہ ہو۔یورپی ادب میں فیری ٹیلز کے شناختی اوصاف کو تعریف کی صورت میں بیان کرنے کی بہت سی کوششیں کی گئی ہیں۔Thompson کے مطابق ایک فیری ٹیل خاص طوالت کی ایسی کہانی ہے جو تصورات اور واقعات کے تسلسل سے وجود میں آتی ہے۔یہ کہانی ایک غیر حقیقی دنیا میں کسی بھی یقینی جگہ یا کردار کے بغیر ہوتی ہے اور حیرت انگیز اور عجیب وغریب واقعات اور حالات سے بھری ہوتی ہے۔اس کہیں نہ پائی جانے والی دنیا میں کم تر اور معمولی لوگ بڑی آفات کا مقابلہ کرتے ہیں، بادشاہت کے تاج اپنے سر پر سجاتے ہیں اور شہزادیوں سے شادی کرتے ہیں (۸)۔ Erna V. Pomeranceva کی نظر میں فیری ٹیل ایک ایسی طویل کہانی (epric-work) ہوتی ہے جسے ایک نسل سے دوسری نسل تک بیانیہ روایت کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے۔فیری ٹیل بالخصوص بیانیہ ادب میں نثری صنف میں ملتی ہے اور مخصوص ومنفرد اوصاف کی حامل ہوتی ہے جیسا کہ جادوئی عناصر، درندے جنگلی جانور اور پرندے، پریاں، مہم جوئی، عمومیت اور من گھڑت حالات، واقعات وکردار (۹)۔Kurt Ranke کے نزدیک فیری ٹیل کی اصطلاح ایسی روایت کے لیے استعمال ہوتی ہے جس میں خیالی عناصر حقیقی دنیا میں لاگو ہونے والی زمان ومکان اور اسباب ونتائج کی قیود سے آزاد ہوتے ہیں۔فیری ٹیل ایسی بیانیہ روایت ہوتی ہے جو اپنی صداقت یا معتبریت کی قطعاً دعویدار نہیں ہوتی (۱۰)۔فیری ٹیل کی ان تعریفوں کی روشنی میں اس کو دوسری اصناف سے منفرد کرنے والے تین خواص کا تعین آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔پہلا یہ کہ فیری ٹیل کے زمرے میں صرف وہی کہانیاں آتی ہیں جو ماضی میں بیانیہ روایت کے ذریعے ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوئیں۔دوسرا یہ کہ فیری ٹیلز نثری ادب کا حصہ ہوتی ہیں اور یہ منظوم ادب یا منظوم تخلیق کے حلقہ سے خارج قرار دی جاتی ہیں۔تیسرا یہ کہ

یہ کہانیاں اپنی صداقت، معتبریت کی دعویدار نہیں ہوتیں۔

یہ تین منفرد خواص اگلے صفحات میں اس سوال پر کی جانے والی بحث کی بنیاد ہیں کہ آیا اردو ادب میں کوئی ایسی اصطلاح ہے جو فیری ٹیل کے مفہوم کو کلی یا جزوی طور پر بیان کرتی ہو اور اس کے ترجمہ کے طور پر پیش کی جاسکتی ہو۔ فیری ٹیلز کے مذکورہ بالا خواص کی روشنی مین فیری ٹیل کی اصطلاح ایسی کہانیوں کے حوالے سے استعمال کی جاسکتی ہے جن کا تعلق بیانیہ روایت سے ہو اور جن میں صرف بیانیہ روایتوں ہی میں پائے جانے والے مخصوص کردار موجود ہوں جیسے کہ بھوت پریت، بونے، دیو، بولنے والے جانور، پرندے اور درخت، شہزادے شہزادیاں وغیرہ۔ ان کہانیوں میں بالعموم انوکھا پن، حیرت انگیزی، شاہی اور موفوق الفطرت عناصر ان کی پہچان ہوتے ہیں۔ ان کا اختتام عموماً اچھا ہوتا ہے۔ ایسی ثقافتیں جن کے امین بدروحوں اور بھوتوں اور چڑیلوں کے وجود پر یقین رکھتے ہوں ان میں فیری ٹیل داستانوں کے گروپ (legends) میں زم ہو کر ایک نئی شکل اختیار کر سکتی ہیں۔ اس صورت میں یہ محض کہانیاں نہیں رہتیں بلکہ سننے اور سنانے والے کے لئے ایک تاریخی حقیقت کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کے عقائد کا حصہ ہیں۔ تاہم داستانوں (legends) اور طویل منظوم قصوں یا داستانوں (epic) کے برعکس ان میں پائے جانے والے مذہبی، شخصی، علاقائی و واقعاتی حوالے سرسری اور سطحی نوعیت کے ہوتے ہیں اور ان فرضی، تصوراتی کہانیوں کے گھڑے جانے کے بارے میں کوئی سوجھ بوجھ فراہم نہیں کرتے۔ فیری ٹیل میں فطرت کا پایا جانا بھی اپنا ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ درخت، بادل، ہوا اور پانی فیری ٹیلز میں رونما ہونے والے واقعات پر اثر انداز ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ فیری ٹیلز کی فطرت سے شناسائی ان کے ہمہ گیریت کی طرف واضح جھکاؤ کے رجحان کا منہ بولتا ثبوت ہے (۱۱)۔ باوجود اس کے کہ یورپی ادب فیری ٹیلز کو ایک منفرد صنف کی حیثیت دیتا ہے۔ یہ مدع ابھی تک متنازعہ اور حل طلب ہے کہ وہ اصل میں کیا ہے جو ایک کہانی کو فیری ٹیلز بناتا ہے۔ جہاں کچھ نے فیری ٹیلز کو محض ان میں پائے جانے والے تصوراتی و فرضی عناصر کی وجہ سے دوسری اصناف نے منفرد قرار دیا ہے وہیں دوسرے ان کی انفرادیت کی وجہ تخیلی عوامل و عناصر کے ساتھ ساتھ ان میں پائے جانے والے جانوروں کو بھی سمجھتے ہیں۔ Vladimir Prop (۱۲) کے تجزیہ میں فیری ٹیلز میں ظہور پذیر ہونے والے وہ تمام مرکزی خیالی علامات، کردار اور واقعات سب سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں ان کے عمل دخل سے کہانی بنتی ہے۔ Aarne اور Thompson کی طرح فیری ٹیلز کے کچھ ماہرین اور تجزیہ کار ان کے پلاٹ کی وضع خاص کو ان کی شناخت کی بنیاد قرار دیتے ہیں (۱۳)۔ تاہم فیری ٹیلز کا وہ وصف جس پر ماہرین لوک ورثہ متفق ہیں، وہ یہ ہے کہ ہر فیری ٹیلز میں پریوں کا پایا جانا لازم و ملزوم نہیں۔ فیری ٹیلز کی جامع تعریف کی کوشش کرنے والے ماہرین و محققین کی اکثریت کی عمومی رائے یہ ہی ہے کہ فیری ٹیلز کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جس میں پریوں کا بالکل ذکر نہیں ہوتا اور ان کے مقابلے میں سحر اور بولنے والے جانوروں کا فیری ٹیلز میں ہونا زیادہ عام ہے (۱۴)۔ چنانچہ J.R.R.Tolkien نے اپنے مضمون "On fairy stories" میں اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ فیری (پریوں) کا لفظ فیری ٹیلز کی تعریف کرتے ہوئے حذف کر دیا جانا چاہیے۔ وہ فیری ٹیلز کو نوع انسان کی مہم جوئی کی ایسی کہانیاں قرار دیتا ہے جو نہ صرف پریوں، بونوں، جنات، بھوتوں کے دیس میں جادوئی حیات کے گردونواح میں بلکہ بہت سی دوسری سحرزدہ، عجیب وغریب اور انوکھی دنیاؤں میں شروع ہوتیں، آگے بڑھتی اور اختتام پذیر ہوتی ہیں (۱۵)۔

۷ ۔ اردو ادب کی مبہم اور غیر متعین اصطلاحات:

یورپی ادب اور معاشرے کے مقابلے میں نہ صرف پاکستانی معاشرے میں بلکہ پاکستانی ادب میں بھی "فیری ٹیلز" پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ درحقیقت فیری ٹیلز ابھی تک اردو ادب میں وہ مقام حاصل نہیں کر پائیں جس کی وہ درحقیقت حقدار ہیں۔ محققین اور ناقدین کی جانب سے وہ اس حد تک عدم توجہی کا شکار رہی ہیں کہ نہ تو ان کی کوئی تعریف ہی دستیاب ہے جسے حوالے کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہو اور نہ ہی اردو فیری ٹیل کی کوئی جامع تحریری تالیف اردو ادب میں کسی کتاب کی صورت میں دستیاب ہے۔ چنانچہ جب اردو زبان و ادب میں فیری ٹیل کے مفہوم کو بیان کرنے والی اصطلاح کو ڈھونڈنے کی کوشش کی جائے تو آپکا سامنا الجھی ہوئی اور غیر واضع صورت حال سے ہوتا ہے۔ بیانیہ روایت کے لئے اردو ادب میں "لوک کہانی"، "لوک داستان"، "دیو مالائی کہانی" جیسی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ اگر انٹرنیٹ پر فیری ٹیل کا ترجمہ ڈھونڈا جائے تو اسکے ہندی ترجمے کے طور پر "پریوں کی کہانی" کا لفظ ملتا ہے(۱۶)۔ فیری ٹیل کے ہندی ترجمہ سے قطع نظر اردو ادب میں دستیاب اصطلاحات میں سے کوی ایک بھی عام طور پر صرف فیری ٹیل کی صنفِ خاص کے لئے استعمال نہیں ہوتی، بلکہ یہ بیانیہ روایت کی دوسری اصناف جیسے کہ legends، fable اور Saga کے لئے بھی اچھے خاصے مبہم اور غیر واضع انداز میں استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ صورت حال اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اردو ادب میں ان اصطلاحات کا بحوالہ مفہوم کوئی واضع تعین نہیں ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیانیہ روایت کی ایک صنف کو بعض لوک کہانی کہتے ہیں جبکہ دوسرے اسکے لئے لوک داستان کی اصلاح استعمال کرتے ہیں۔ "پنجابی لوک داستانیں" کے نام سے شائع ہونے والی کتاب اس سلسلے میں اہم مثال کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں۔ اس کتاب کے آغاز میں مصنف لکھتا ہے:

"پنجاب کی لوک کہانیوں کے سلسلے میں یہ میری دوسری کتاب ہے۔۔۔۔۔"(۱۷):

اسی کتاب کے تعارف کے ایک دوسرے صفحے پر مصنف لکھتا ہے:

"۔۔۔اب پنجابی لوک داستانیں پیشِ خدمت ہیں جن میں پنجاب کے علاقہ میں سنی اور سنائی جانے والی بیس کہانیاں شامل ہیں۔۔۔۔۔"(۱۸)

یہاں ایک اور اہم نقطہ توجہ طلب ہے: اپنی لوک کہانیوں سے متعلق دو مختلف مجموعوں کے لئے مختلف عنوانات کے چناؤ کے سلسلے میں مذکورہ بالا مصنف نے جو جواز پیش کیا ہے وہ نہ صرف غیر محتاط اور لائق تنقید ہے بلکہ غیر منطقی بھی ہے۔ مصنف لکھتا ہے:

"۔۔۔۔۔میں نے اس کتاب کے نام میں کہانی کی بجائے داستان کا لفظ اسلئے استعمال کیا ہے کہ میری ذاتی رائے میں داستان اور کتھا کے لفظ میں سنتے اور سنانے کے جو معنی پوشیدہ ہیں وہ کہانی میں نہیں۔ اس لئے میں نے اس مجموعہ کا نام پنجابی لوک داستانیں رکھا ہے۔ پھر یہ کہ پنجابی لوک کہانیوں کے نام سے میری کتاب موجود تھی اسلئے بھی نام بدلنا ضروری تھا"۔(۱۹)

مصنف کی جانب سے اپنی دونوں کتابوں کو مختلف نام دینے کے لئے پیش کیے جانے والا عذر یعنی ایک کتاب

کے عنوان میں کہانی اور دوسری میں داستان کے لفظ کا استعمال جبکہ ان میں ایک قسم کی بیانیہ روایت سے منصوب کہانیاں شامل ہیں اور لوک کہانی کی اصطلاح کا ایک دوسری ایسی کتاب جیسے " کشمری لوک کہانیاں" کے عنوان کے طور پر استعمال کیا جانا جس میں نہ صرف نثری بیانیہ روایتی کہانیاں بلکہ انکے ساتھ منظوم روایتی کہانیاں بھی شامل ہیں (۲۰) بڑے واضح طور اردو ادب میں ان اصطلاحات کے غلط اور غیر محتاط استعمال کے مسئلہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

> اگر زیر بحث اصطلاحات لوک کہانی اور لوک داستان کی لفظی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے یہ دونوں مرکب اسم ہیں یعنی دو اسموں سے مل کر بننے والے اسم ہیں: لوک کہانی دو اسموں لوک (سنسکرت، اسم) جس کا مطلب ہے لوگ، علاقہ یا ملک (people, region, country) اور کہانی (سنسکرت، اسم) جس کا مطلب ہے روایت (narrative)، کہانی (story) ، ایک لمبی طویل تفصیلی کہانی (fable) ، رپورٹ (report) ، تذکرہ (mention) ، بیان (description, statement) ، مختصر کہانی (short story) ، سوانح حیات (biography) ، تفصیلی بیان(account) ، ایسا کچھ جو ماضی میں ہوا ہو (some thing that happend in past) ، قصہ، عذرنامہ یا حکایت (apologue)۔ لفظ داستان کی تاریخ کے مطابق یہ فارسی زبان کا ایک اسم ہے جس کا مطلب ہے کہانی (narrative tale) روایت، کہانی(Story)، ایک لمبی تفصیلی کہانی(fable) ، مختصر کہانی(Short Story)، تفصیلی کہانی(Detailed Story)، سوانح(Biography)، تاریخ(History) اور عزت وشہرت(fame)۔(۲۱)

زیر بحث الفاظ کی لفظی تاریخ ملاحظہ کرنے سے پتہ چلتا ہے ان اصطلاحات کا انگریزی ترجمہ کی بنیاد پر ایک دوسرے سے فرق کرنا مشکل ہے اور ان کے مفہوم کا دائرہ بشمول فیری ٹیل کے بیانیہ روایتی ادب کی مختلف اصناف کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

یہاں اس حقیقت کا ذکر خارج از دلچسپی نہ ہوگا کہ جب کوئی پڑھا لکھا پاکستانی لوک کہانی یا لوک داستاں جیسے الفاظ کو سنتا یا پڑھتا ہے تو اسکے دماغ میں کس طرح کی کہانیوں کا تصور آتا ہے۔ درحقیقت یہ الفاظ اسے الجھن میں ڈال دیتے ہیں اور وہ صحیح طور پر ان دونوں میں فرق کرنے میں مشکل کا شکار ہوتا ہے۔ ایک کو دوسرے سے فرق کرنے کے لیے مناسب کہانیوں کی مثالیں دینا بھی اسکے لیے مشکل ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ یہ اسکے ذہن میں کسی ایسی کہانی کی یاد بھی تازہ نہیں کرتیں جس کی نوعیت اور وضع وساخت فیری ٹیل سے ملتی جلتی ہو۔ دراصل یہ اصطلاحات اسکے ذہن میں روایتی قصہ جیسے عمومی مفہوم کے تصور کو جگاتی ہیں۔ سب سے پہلے اسکے ذہن میں مشہور رومانوی کہانیاں آتی ہیں جو لوک ورثہ سے منسوب کی جاتی ہیں اور منظوم شکل میں پائی جاتی ہیں۔ جیسے کہ سوہنی مہینوال، ہیر رانجھا، مرزا صاحباں، سسی پنوں، یا پھر یہ اصطلاحات اسے امپ دائی، سیلا دائی اور شہزادی ادہک جیسے بہادری کے قصے یا راجہ رسالو (heroic saga) جیسی مہم جوئی کی داستانیں یا پھر بزرگان دین کے قصے (religious legends) جیسے کہ " سخی سرور "The Fragments about Sakhi Sarwar" اور "The Ballad of Isa Bapari" یا پھر اسے ایسی کہانیاں جنہیں مشہور

مصنفین نے تحریر کیا ہے۔ جیسے طوطا کہانی، باغ و بہار، رانی کیتکی کی کہانی، طلسم ہوش ربا، داستان امیر حمزہ (۲۲) لوک کہانی یا لوک داستان کے الفاظ قاری یا سامع کو فیری ٹیل جیسی ایسی کہانی کے بارے میں فلفورسوچنے پر مجبور نہیں کرتے جس کا پلاٹ فیری ٹیل (Cindrella) کے پلاٹ سے مشابہت رکھتا ہے۔

جو چیز اصل میں ہیر رانجھا، سوہنی مہینوال اوران جیسی دوسری داستانوں کو فیری ٹیل جیسی کہانیوں سے فرق کرتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ دونوں قسم کی بیانیہ روایتیں بیانیہ ادب کی مختلف اصناف سے تعلق رکھتی ہیں: ایک کو شعری جامعہ پہنایا گیا ہے۔ ہیر رانجھا اور سوہنی مہینوال اور اس قسم کی دوسری تخلیقات قوائد نظم کی پابند کرتی ہیں، چنانچہ انکا شمار داستانوں کے ایک ذیلی گروپ میں کیا جانا چاہیے جیسے منظوم داستان (۲۳) کا عنوان دیا جاسکتا ہے یعنی داستانوں کی وہ قسم جو اپنی ابتدا ہی سے منظوم صورت میں مہیا ہے۔ ان مخصوص قسم کی تمام تخلیقات کے بارے میں جو روایت ہونے کے ساتھ ساتھ ادبی تخلیق کے زمرے میں آتی ہیں اور ایک خاص ادبی معیار پر پوری اترتی ہیں مگر جن کے ابتدائی مصنفین کے نام وقت کے ساتھ ساتھ تاریخ کے اوراق میں گم ہوگئے ہیں یا ہمیشہ سے نامعلوم رہے ہیں اس امر کا تعین مشکل بات نہیں کہ بہر حال کسی نہ کسی کی شعوری کاوش ہمیشہ سے انکی تخلیق و وجود کا حصہ رہی ہے۔ اس انجان منصف کی موجودگی اس لوک شاعر کے وجود سے انکار کسی طور پر ممکن نہیں جسکے فکر و تخیل اور وابستگی نے اس ادبی شاہ پارے کو تخلیقی مراحل سے گزار کر ایک وجود بخشا ،جس نے اپنے زمانے کے ریت و رواج اور ماحول کی اور اس زمانے کے باسیوں کے رہن سہن، فکر وعمل اور رجحانات اور رویوں کی عکاسی اپنی شاعرانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کی۔ اس نامعلوم شاعر کا وجود ہمیشہ سے ان لوک منظوم داستانوں کی تخلیق کے ناقابل تردید حصے کی حیثیت سے مسلم ہے۔ کیونکہ عوام وناس شاعری نہیں کرسکتی اس میں شعر تخلیق کرنے کی صلاحیت موجود نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی وہ اپنے خیالات کو ایک خوبصورت اور مئوثر پیرائے میں ترتیب دے کر مناسب الفاظ کے چناؤ کے ساتھ انہیں فنکارانہ انداز میں پیش کرسکتی ہے۔ لہٰذا وہ کسی بھی ایسے شعوری پلان کے بنانے اور اس پر عمل درآمد کرنے سے قاصر ہوتی ہے جو ادبی اہمیت کے شاہکار کی تخلیق کا باعث بن سکے۔ (۲۴)

منظوم لوک داستان کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے: منظوم لوک داستان ایک ایسا مختصر یا طویل تخلیقی و ادبی شاہکار ہوتا ہے جو اپنے منظوم پیرائے میں مہیا ہونے کی وجہ سے ادبی قیود اور پابندیوں کے تابع ہوتے ہوئے ایک ایسی شعوری کوشش کے زمرے میں آتا ہے جو ادبی تخلیق کی حیثیت سے ایک مخصوص ادبی معیار پر پورا اترتی ہے اور قابل تحسین ہوتی ہے مگر جسکے ابتدائی تخلیق کار نامعلوم ہوتے ہیں اور اسکے تحریری صورت میں مہیا ہونے سے پہلے اسکی نسل در نسل منتقلی بیانیہ روایت کی مرہونِ منت رہی ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ "لوک داستان" کی اصطلاح اپنی ادبی ساخت، ترکیب، وضع کے اعتبار سے کسی صورت فیری ٹیل کی اصلاح کا اردو متبادل قرار نہیں دی جاسکتی۔ جہاں تک "لوک کہانی" کی اصطلاح کا تعلق ہے۔ اسکا مفہوم اگرچہ فیری ٹیل کے مفہوم سے بہت مطابقت رکھتا ہے، مگر دراصل اردو زبان وادب میں اسکا استعمال فیری ٹیل کے مقابلے میں بہت سے مختلف پیراؤں میں کیا جاتا ہے لیکن اس اصطلاح کی مفہماتی وضاحت کے لیے چند حدود کے متعین اور لاگو کرنے کے بعد، مثلاً جانے مانے مصنفین کی تحریر کردہ تخیلاتی کہانیوں کو "لوک کہانی" کے زمرے سے خارج تصور کرنے کے بعد لوک کہانی کی اصلاح کا مفہوم اور استعمال خاصی حد تک فیری ٹیل

کے مفہوم اور استعمال سے مطابقت کا حامل ہوسکتا ہے۔

اگر اردو زبان وادب میں زیرِغور موضوع سے منسلک اصطلاحات کے عمومی استعمال اوران سے جڑے عمومی فہم کو مد نظر رکھا جائے تو لوک روایت کی مخصوص ادبی صنف کیلئے جسے یورپی ادب فیری ٹیل کی نام سے منسوب کرتا ہے اردو زبان وادب میں صرف "دیو مالائی کہانی" کی اصطلاح ایسی اصطلاح ہے جونہ صرف فیری ٹیل سے مفہوماتی مماثلت رکھتی ہے بلکہ جس کا اردو زبان وادب میں مورو جہ اندازِ استعمال عموماً قارئین اور سامعین کے ذہنوں میں فیری ٹیل سے متشابہ لوک روایت سے منسلک کہانیوں کا تصور لاتا ہےاوران کہانیوں کی یاد کو جگا تا ہے۔

دیو مالائی کہانیاں اپنی وضع، پلاٹ، ساخت، کرداروں، موضوعات، غیر مرائی طاقتوں کی موجودگی، انوکھی سرگرمیوں اور عجیب وغریب واقعات، نا قابلِ تعین زماں ومکاں، نامعلوم کرداروں، بیانیہ روایت سے منسلکی، اردو زبان و ادب میں انکے مورو جہ اندازِ استعمال کی وجہ سے ان تمام اوصاف کی حامل ہوتی ہیں جواس اردو اصطلاح کو فیری ٹیل کی متبادل اور موجودہ اصطلاحات میں سے موزوں ترین متبادل اصطلاح کے طور پر پیش کیے جانے کے قابل بنا تا ہے۔لفظ دیو مالا کی تاریخی مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سنکرت زبان کا لفظ ہے اور ایک اسم ہے جس کا مطلب دراصل Mythology ہے (۲۵)(یعنی دیوتاؤں کے قصے، جنوں اور پریوں کے افسانے)۔اردو زبان میں دیو مالا کی اصطلاح ایسی روایتی کہانیوں کیلئے استعمال ہوتی ہے جیسے کہ آلہ دین کا چراغ، سندھ باد جہازی، علی بابا چالیس چور، شہزادہ احمد اور اسکی بہنیں (۲۶) اوراسی طرح کی دوسری الف لیلوی کہانیاں (1001 Arabian Nights)۔ یہ کہانیاں چودھویں صدی عیسوی سے بھی پہلے سنی اور سنائی جاتی تھیں۔ان کو جمع کرنے کی کوششوں کا آغاز بہت پہلے دسویں صدی عیسوی ہی میں ہو چکا تھا (۲۷) مختلف زبانوں میں ان کہانیوں کو مختلف عنوانات سے منسوب کیا گیا ہے۔اردو زبان میں انہیں "الف الیلیٰ کی کہانیوں" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہاں اس نقطہ کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ الف لیلوی کہانیوں میں مہم جوئی (جیسے سمندری سفر) لامحدود تخیل (جیسے اڑنے والے قالین) جادو جیسے (قیمتی پتھروں کے چھو جانے سے انسانوں پر جادوئی اثرات)، غیر مرائی قوتوں کے اثر سے تبدیلیوں کا رونما ہونا (جیسے انسان کا پتھر بن جانا)، فریب، دھوکا، جعل سازی، عشق ومحبت، فرط حیرت میں مبتلا کرنے والی پریاں، جن بھوت اور آسیب جیسے واقعات، حالات، کرداراور سرگرمیاں تو ضرور پائی جاتی ہیں جو انہیں ایک طرف تو وضع اور مواد کے لحاظ سے فیری ٹیل کے بہت قریب کرتی ہیں، دوسری طرف کسی حد تک زماں ومکاں وکرداراں کا عدم تعین بھی ان کی مخصوص خاصیت کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے (جیسے کوہ کاف، شہزادہ گلفام وغیرہ جنکے وجود کا تعین ممکن نہیں)، مگر کئی کہانیوں میں آنے والے ایسے کرداروں اور مقامات کا، جو حقیقت میں دنیا میں موجود رہے ہیں یا آج بھی موجود ہیں، تعین ممکن بھی ہے (جیسے کہ ہارون الرشید، بصرہ، ایران وغیرہ)۔کرداروں، مقامات اور سرگرمی کے ماحول کے حوالے سے ان میں وسیع جداگانگی پائی جاتی ہے۔ صرف مقامات کو ہی مدنظر رکھا جائے تو یہ کہانیاں مختلف ممالک اور شہروں کے گلی کوچوں، بازاروں اور محلات میں رونما ہونے والے واقعات وحالات کو پیش کرتی آگے بڑھتی ہے۔نہ صرف بغداد، بصرہ، مصر (قاہرہ)، دمشق (عراق) ان کہانیوں میں ملنے والے مقامات ہیں بلکہ چین، یونان، انڈیا اور شمالی افریقہ بھی ایسی جگہیں ہیں جہاں ان کہانیوں میں پیش آنے والے واقعات رونما ہوتے ہیں (۲۸)۔

الف لیلوی کہانیوں کے بارے میں اہم ترین قابل ذکر نقطہ یہ ہے کہ یہ بیانیہ ادب کی صرف ایک مخصوص صنف سے تعلق رکھنے والی روایت پر مشتمل نہیں بلکہ بیانیہ ادب کی دوسری اصناف سے تعلق رکھنے والی کہانیاں یعنی Fables (مختصر سبق آموز قصہ), farces (یعنیمزاحیہ قصے، سوانح حیات)legends (مذہبی یا بہادری کے قصے) اور Parables (تمثیل، حکایت، اخلاقی قصہ)وغیرہ بھی ملتی ہیں۔

تاہم اردوزبان وادب میں زیر بحث موضوع کے حوالے سے اصطلاحات کا غیر محتاط استعمال، انکے مفہومات میں ابہام اورعوام الناس میں ان اصطلاحات سے جڑے عمومی معنوی تعلق اور فیری ٹیل کی وضع اور اسکی ساخت کو مدنظر رکھتے ہوئے "دیومالائی کہانی" کی اصطلاح فیری ٹیل کے علاوہ اپنے مفہوم میں دوسری اصناف کی شمولیت کے باوجود فیری ٹیل کا موزوں ترین متبادل دکھائی دیتی ہے۔ تاہم اس امر کی ضرورت ہے کہ مزید تحقیق کے ذریعے فیری ٹیل کے متبادل کے طور پر ایک ناقابل تنقید اردو اصطلاح کو ڈھونڈنے کے لئے اردو کے ماہرین لوک ورثہ اور اردو ادب کے ناقدین لوک ریت کو اسکے منفرد خواص کے حوالے سے ذیلی گروپوں میں تقسیم کر کے ان گروپوں کے لیے انفرادی عنوانات تجویز کریں اور اردو ادب میں فیری ٹیل اور اس کی طرح عدم توجہی کا شکار دوسری اصناف کے لیےنئی اصطلاحات کی اختراع کا بیڑہ اٹھائیں۔

اس تحقیق کے بنیادی مقاصد میں سے ایک اہم مقصد اردو ادب کے محققین اور ناقدین کی توجہ اردو اصطلاحات سے جڑے مبہم تصورات اور مفہومات کی طرف مبذول کرانا ہے اورانہیں ان اصطلاحات کی ناقابل تنقید، درست اور ایک دوسرے سے متمیز کرنے والی تعاریف کے مرتب کرنے کی طرف راغب کرنا ہے۔ علاوہ ازیں لوک ورثہ اور لوک بیانیہ ادب میں علم نسلیات، علم تحلیل نفسی/ نفسیاتی تجزیہ، اورادب کی دلچسپی اور یورپ میں مختلف زاویوں سے اسکی تحقیق کی جستجو کو نہ صرف متعارف کرانا مقصود ہے بلکہ اس رجحان کو اپنانے کی ترغیب دینا اور اسکے لئے تحریک/ پریرتا کی فراہمی کا ذریعہ بننا بھی ہے تاکہ پاکستانی بیانیہ ادب پر ان نئے زاویوں سے تحقیق کا آغاز ممکن ہو سکے جن کے بارے میں دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ پاکستانی دانشور اور محققین ادب ان زاویہ ہائے تحقیق سے ابھی تک ناواقف ہیں۔

حواشی

۱۔ ہنز ڈیک من (۱۹۷۸):" گیلیپٹے میرشن ":(اشاعت) ہلڈس ہائم؛ گیرسٹن بیرگ: ص ۵۰-۱۱

☆۔ ہنز ڈیک من (۱۹۹۳): میرشن اُنڈ تروئے آلس ہیلفر دَیس مینشن: (اشاعت) شمارہ ۴، پشولوگش گیزن، ڈاکٹر ہا۔فشلے۔کارل (مدیر)، ایوف انگن؛ آڈولف بونز: ص ۷

☆۔ ماکس لوتھی (۱۹۷۸): دس اوئے روپیئشے فولکس میرشن۔ فورم اُنڈ ویزن؛ ۶ ایڈیشن؛ مینشن: (اشاعت) فرانکے، ص ۹۸

۲۔ ماکس لوتھی (۱۹۷۹): میرشن، ۷ ایڈیشن، شٹٹ گارٹ: میٹسلر (اشاعت)، ص ۶۵، ص ۱۰۵-۸۳

۳۔ لِنڈا ڈیگ (۱۹۷۲): فوک نرےٹو، (اشاعت) فوک لور اینڈ فوک لائف، (مدیر) رچرڈ ڈورسن: شکاگو اور لندن، ص ۸۳-۵۳

☆۔ ماکس لوتھی (۱۹۷۹): میرشن، ۷ ایڈیشن، شٹٹ گارٹ: میٹسلر (اشاعت)، ص ۶۷-۶۳

۴۔ ماکس لوتھی (۱۹۷۹): میرشن، ۷ایڈیشن، شٹٹ گارٹ: میٹسلر (اشاعت)، ص۸۲۔۶۲

☆۔ ماکس لوتھی (۱۹۷۸): دس اوۓ روپیپشے فولکس میرشن۔فورم اُنڈ ویزن: ۶ایڈیشن، مینش؛ (اشاعت)

فرانکے: ص۱۱۴۔۹۸

۵۔ ماکس لوتھی (۱۹۷۹): ٹیپن دَیس میرشن؛ ۷ایڈیشن، شٹٹ گارٹ: اشاعت میٹسلر، ص۲۴۔۱۶

☆۔ ماکس لوتھی (۱۹۷۸): دس اوۓ روپیپشے فولکس میرشن۔فورم اُنڈ ویزن؛ ۶ایڈیشن؛ مینشن: (اشاعت)

فرانکے، ص۱۴۴۔۹۸

۶۔ انٹی آرنے (۱۹۱۲): فیر سائشنس دیر میرشن ٹیوپن (فوک لور فیلو کمیونیکیشنز ۳) FFC۳: ہیلسنکی: آکڈیمیہ سائنٹاریم فینیکا۔

۔ اَنٹی آرنے (۱۹۰۹): دی ساؤبرگا بن، آئینے فیرگلائشینڈے میرشن انٹرزوخنگ: Société finno-ougrienne:

ص ۴۔۴۵

۔ (Die volktümlichen Varianten) فوک ٹیملشے واریانٹن: صفحہ دیکھنے کی تاریخ ۱۵۔۱۰۔۲۴

https://books.google.ch/books?id=UyYPAAAAQAAJ&pg=PAPP5#v=onepage&q&f=false

۷۔ (a) **Legend:** www.lliterarydevices.net/legend /10.12.16:

(b) **Myth:** www.literarydevices.net/myth/10-12-2016

(c) **Fable:** www.literarydevices/fable/10-12-2016:

(d) **Saga:** www.dictionar.com/browse/sa

۸۔ یوہانس بولٹے اور جارج پولوکا (۱۹۳۲۔۱۹۱۳): ان میرکنگن سُوڈین کنڈر انڈ ہاؤس میرشن ڈیر برودڑ گریم: شمارہ نمبر ۵؛ لائپ سش: دیتر شے فیرلاگز بوخ ہانڈلنگ: ص۴؛

۹۔ ایرناوی پومیرانسیوا (۱۹۶۰): (اشاعت) ڈوۓ چھس پارس بوخ میں: ص۴۴۴

" Das Volksmärchen ist ein von Mund zu Mund weitergegebenes Werk der epischen Dichtung, vornehmlich der Prosadichtung, verschiedenen Charakters (Zauber-, Abendteuer-, Alltagsmärchen), dessen Ziel die Darstellung eines erfundenen Inhalts ist."

(ترجمہ: فوک ٹیل ایک سینہ بہ سینہ منتقل ہونے والی مختلف عناصر (جادو، مہم جوئی، عمومی موضوعات) کی ایسی نثری کہانی، جوجسکا مقصد فرضی مواد کا پیش کرنا ہے۔)

۱۰۔ کرٹ رانکے (۱۹۵۸): ان سزامن ہنگ دیر ہیر شینڈن ابزشت دیر میرشن فورشنگ دیس ۲۰ یار ہنڈرٹ: بیٹرا خٹنگن سُم ویزن انڈ سُو اَرفنکشیون

دَیس میرشن میں؛ (اشاعت) سوڈیم گیزا اے ۱۱: ص ۶۴۷

۱۱۔ ماکس لوتھی (۱۹۷۹): ٹیپن دَیس میرشن: ۷ایڈیشن؛ شٹٹ گارٹ؛ اشاعت میٹسلر: ص۲۹۔۲۸

۱۲۔ وی لادے میر جے پروپ (۱۹۷۵): مورفولوگی دَے میرشن: میونشن: (اشاعت) شورکنف کی ٹاشن بوخ، ص۷۰۔۳۱، ص۹۰۔۷۹
فیری ٹیل کے اجزائے ترکیبی کے لیے ملاحظہ کریں: آن لائن صفحہ دیکھنے کی تاریخ ۲۰۱۵۔۱۰۔۲۵
http://www.surfturk.com/mythology/fairytaleelements.html
۱۳۔ آرنے/ تھومپسن (۱۹۷۳): داٹائپ آف دافوک ٹیل۔ کلاسیفیکیشن اور ببلیوگرافی؛ FFC۱۸۴:
(اشاعت) ہیلسنکی؛ آکادیمیہ سنظاریم
فینیکا۔ اسکے علاوہ آن لائن ملاحظہ کریں: آن لائن فوک ٹیل ٹائپ اینڈ موٹف انڈیکس آرنے/ تھومپسن:
آن لائن صفحہ دیکھنے کی تاریخ ۲۰۱۵۔۱۰۔۲۴
http://www.frankelassociates.com/calithwain/Aarne-Thompson.htm
۱۴۔ آن لائن ملاحظہ کریں جوابات: فیری ٹیل کیا ہے: آن لائن صفحہ دیکھنے کی تاریخ ۲۰۱۵۔۱۰۔۲۵
http://www.surlalunefairytales.com/introduction/ftdefinition.html
۱۵۔ جے آر آر ٹولکین (2۱۹۷۵): آن فیری سٹوریز؛ داٹولکین ریڈر: (اشاعت) بوسٹن؛ ہگوٹن
میفلن، ۱۹۶۵،2۱۹۷۵ (دوسرا ایڈیشن):
ص۱۱۔۱۰، ص۱۵
۱۶۔ لفظ فیری ٹیل کا آن لائن مطلب ملاحظہ کیجئے (آن لائن صفحات دیکھنے کی تاریخ ۲۰۱۵۔۱۱۔۱۰
http://en.bab.la/dictionary/english-hindi/fairy-tale
http://dict.hinkhoj.com/words/meaning-of-FAIRY-TALE-in-hindi.html
۱۷۔ شفیع عقیل (۱۹۷۰): پنجابی لوک داستانیں: (اشاعت) نیشنل بک فاؤنڈیشن، پاکستان: ص۔ تعارف
۱۸۔ شفیع عقیل (۱۹۷۰): پنجابی لوک داستانیں: (اشاعت) نیشنل بک فاؤنڈیشن، پاکستان: ص۔ تعارف
۱۹۔ شفیع عقیل (۱۹۷۰): پنجابی لوک داستانیں: (اشاعت) نیشنل بک فاؤنڈیشن، پاکستان: ص۔ تعارف
۲۰۔ رسول طاؤس (مترجم) (۱۹۷۸): تحقیق وترجمہ رسول طاؤس کشمیری لوک کہانیاں: (اشاعت) نیشنل بک فاؤنڈیشن پاکستان۔
۲۱۔ جون شکسپئر: اردو۔ انگلش ڈکشنری؛ پہلا ایڈیشن: لاہور؛ سنگِ میل۔
۲۲۔ وقار عظیم (۱۹۶۶): داستان سے افسانے تک: (اشاعت) اردو اکادمی سندھ: ص۳
۲۳۔ کیپٹن سید فیاض محمود (۱۹۷۱): پنجاب کی منظوم داستانیں۔ تحقیق ادبیات مُسلمانانِ ہند؛ جلد نمبر ۱۳: (اشاعت) لاہور؛ علمی پرنٹنگ پریس۔
۲۴۔ گیرو فان ولپرٹ (۱۹۶۹): زاخ ویورٹر بوخ دیر الترا ٹوئر؛ ۵واں ایڈیشن: (اشاعت) شٹٹ گارٹ؛ الفریڈ کریونز فیر لاگ: ص۸۳۲

"........ das Volk hat sich als Kollektiv nirgends in musischen Dingen als eigenschöpferisch erwiesen, die Masse nie eine Vers bilden, eine Gedanke enک twickeln und ein Kunstwerk nach bewußtem Plan entwerfen und ausführen können........."

(ترجمہ: عوام الناس نے کبھی بھی خود کو اجتماعی طور پر شاعرانہ تخلیق کے قابل ثابت نہیں کیا، عام لوگ شعر نہیں کہہ سکتے، وہ کسی خیال کو پروان چڑھا کر فنکارانہ انداز میں کسی شعوری منصوبہ بندی کے تحت ایک خاکے میں ڈھال کر پیش کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔)

۲۵۔ خورشید علی، شازیہ یاسمین بلوچ، ٹوبیاس گیسلر (۲۰۰۶): اردو جرمن لغت: (اشاعت) جرمنی؛ وی وی بی لاؤفرز والینٹر: ص ۴۵۹

۲۶۔ آن لائن ملاحظہ کیجیے: آن لائن صفحہ دیکھنے کی تاریخ ۲۰۱۵-۱۱-۹: آلہ دین اینڈ دا میجک لیمپ، علی بابا اینڈ فورٹی تھیوز وغیرہ

http://www.gradesaver.com/the-arabian-nights-one-thousand-and-one-nights/study-guide/summary

۲۷۔ آن لائن ملاحظہ کیجیے: تھاؤزینڈ اینڈ ون نائٹس۔ آن لائن صفحہ دیکھنے کی تاریخ ۲۰۱۵-۱۱-۹

http://www.britannica.com/topic/The-Thousand-and-One-Nights

۲۸۔ آن لائن ملاحظہ کیجیے (آن لائن صفحہ دیکھنے کی تاریخ ۲۰۱۵-۱۱-۱۰

http://www.britannica.com/topic/The-Thousand-and-One-Nights